رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

خطبہ نمبر

الہامِ غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

نرخ چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵؏ ششماہی ۸؏ سہ ماہی ۴؏

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرونِ ہند ۱۸؏

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عروجِ احمدیت کے متعلق خدا تعالیٰ کی ایمان افروز وحی

(۵۲ سال قبل کے الہامات)

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھیگا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپئے۔ اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہینگے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مرینگے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤنگا۔ اور ان کے نفوس واموال میں برکت دونگا۔ اور ان میں کثرت بخشونگا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہینگے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولیگا اور فراموش نہیں کریگا۔ اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائینگے۔ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالیگا۔ یہانتک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں۔ اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰۔ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے، کہ حضور کو دردِ نقرس کی شکایت ابھی بدستور ہے، احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو آج پھر پیشاب کی تکلیف کا دورہ ہوا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج ایک شخص نارو ساکن پھیرو ماں ضلع امرتسر تحصیل ترنتارن مولوی غلام نبی صاحب مصری کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اور اس کا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا۔

ممبران تحقیقاتی کمیشن کو اطلاع

جملہ ممبران کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ۱۳ فروری بروز ہفتہ قادیان پہونچ جائیں کیونکہ تحقیقاتی کمیشن کو ۱۴ فروری کی صبح ہی کام شروع کرنا ہوگا۔ (سکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

اس ماہ میں خریداران الفضل کو جو وی۔پی بھیجے گئے ہیں۔ ان کی تعداد بالکل کم ہے۔ کیونکہ آخر وقت تک آنے والی ان اطلاعات کی تعمیل کر دی گئی ہے جن میں دوسرے وقت قیمت ادا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وی۔پی روک دیئے گئے ہیں۔ نیز کوشش کی گئی ہے۔ کہ ماہوار چندہ بھیجنے والوں کو وی پی [illegible]یں۔ لہذا گزارش ہے۔ کہ

(۱) ہر خریدار جس کے پاس وی۔پی پہونچے وہ اسے وصول کرے ورنہ دفتر کا بہت نقصان ہوگا۔

(۲) جن خریداروں نے وی۔پی رکوائے ہیں۔ وہ حسب وعدہ قیمتیں جلد بھیجدیں۔ ماہوار بھیجنے والوں کو اطلاعی کارڈ بھیجے جا رہے ہیں۔ جن کے موصول ہونے پر انہیں فوراً قیمت بھجوانی چاہیئے۔ ورنہ وی۔پی ہو جانے کی صورت میں گلہ کا حق ان کو نہیں ہوگا۔

کاغذ اور سامان طباعت کی گرانی کے وقت امداد کا ایک خاص طریق یہ بھی ہے کہ وی۔پی واپس نہ کئے جائیں۔ اور قیمتوں کی ادائیگی میں وعدہ کی پابندی اختیار کی جائے۔

(۳) معاونین کرام کو خریدار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ (مینیجر الفضل)

سٹیشن قادیان کا پلیٹ فارم اور ریلوے حکام

دو تین روز ہوئے ایک احمدی خاتون جب صبح کی گاڑی پر سوار ہونے کے لئے قادیان کے سٹیشن پر پہونچیں۔ تو پلیٹ فارم پر پڑے ہوئے کئی ایک آہنی گارڈرز سے ٹھوکر کھا کر گر گئیں۔ انہیں سخت چوٹ لگی۔ اور ٹانگے میں ڈال کر انہیں واپس گھر پہونچایا گیا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ قادیان سٹیشن کے پلیٹ فارم کے عین وسط میں اور مسافروں کے گزرنے والے دروازے کے سامنے ہر قسم کا گاڑی سے اترا ہوا سامان بکثرت پڑا رہتا ہے۔ جس سے مسافروں کو آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ذمہ دار حکام کو اس کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

اعلان نکاح

مسماۃ نواب بی بی بنت محمد اسماعیل عرف مہنگا قوم راول محلہ دارالسعۃ قادیان کا نکاح مسمی اللہ دتا ولد محمد ابراہیم ساکن قادیان سے بعوض مہر نصف حصہ مکان معہ زمین جو کہ دس مرلہ اور دو کمرے ہیں واقعہ محلہ دارالسعۃ مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۷ء مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار۔ سید غلام غوث پنشنر قادیان

۱۵ فروری کی تاریخ سر پر آپہنچی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے تیسرے سال کے مالی مطالبہ کے متعلق وعدہ لکھنے کی آخری تاریخ ۱۵ فروری مقرر فرمائی ہے۔ جو سر پر آ پہونچی ہے۔ جن اصحاب نے ابھی تک وعدہ کے ذریعہ اس میں حصہ نہ لیا ہو انہیں فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔

قادیان کی نئی آبادی میں چوری اور سینہ زوری کی واردات

قادیان ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء۔ گذشتہ شب قادیان کی اس نئی آبادی میں جو باغ بادیان کے پاس ہے ایسی چوری کی واردات ہوئی۔ جس کے ساتھ سینہ زوری بھی شامل تھی۔ اس مقام پر قرب وجوار کے دیہات کے کچھ غیر احمدی پیشہ ور لوگوں نے مکان بنائے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب گیارہ بجے کے قریب چار اشخاص دیوار پھاند کر ایک میراثی کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور جب گھر والوں نے کسی ضرورت کے ماتحت دروازہ کھولا۔ تو وہ زبردستی اندر داخل ہو کر لوٹنے لگ گئے۔ گھر والوں کے شور مچانے پر ایک پڑوسی کا نوجوان لڑکا باہر نکلا۔ تو حملہ آوروں نے اس پر ایک بم کی قسم کا گولہ پھینکا۔ جو بڑے زور سے پھٹا۔ جس نے اس کے جسم کا بایاں حصہ زخمی کر دیا۔ شور سن کر پولیس کی گشت کرنے والی گارد بھی موقعہ پر پہونچی۔ مگر اس کے پاس چونکہ کوئی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے وہ کوئی موثر کارروائی نہ کر سکی۔ بلکہ جب ڈاکوؤں نے اس پر بھی ایک گولا پھینکا۔ تو سنا گیا ہے کہ اس نے گندم کے ایک کھیت میں لیٹ کر جان بچائی۔ لالہ وزیر چند صاحب انچارج پولیس چوکی بھی شور سن کر موقعہ واردات پر پہونچے۔ لیکن اس وقت تک ڈاکو فرار ہو چکے تھے۔ قادیان میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ لالہ وزیر چند صاحب انچارج چوکی رات کو پہرہ وغیرہ کا انتظام مستعدی سے کرتے ہیں۔ اور امید ہے اس مخصوص واقعہ کے پیش نظر وہ اپنے انتظامات کو زیادہ مضبوط کریں گے۔ اور پہرہ والوں کو مسلح کیا جائے گا۔

اظہار حقیقت

مینجر صاحب صیغہ اشتہار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک عزیز کی بیوی کو مرض سیلان الرحم اور ماہواری بے قاعدگی کا عارضہ تھا۔ بڑے بڑے طبیبوں سے انہوں نے علاج کرایا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے ان کو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ شاہدرہ کی دوا راحت استعمال کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ انہوں نے منگا کر استعمال کی۔ جس سے ان کو خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوا۔ اب خدا کے فضل سے ان کے گھر لڑکا بھی پیدا ہوا ہے۔ میں اپنی بہنوں سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ ضرورت مند اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ واقعی مجرب و مفید دوا ہے۔ ایک ماہ کی مکمل خوراک کی قیمت صرف دو روپیہ ہے میرے خیال میں ایسی مفید دوا کی جتنی بھی قیمت ہو کم ہے۔

(دیکھئے کتنی زبردست تصدیق آپ کے پیش نظر ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ میری دوا منگا کر فائدہ حاصل کریں۔)

ملنے کا پتہ: ایچ نجم النساء بیگم معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

فتح و نصرت جماعت احمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور لکھی جا چکی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق احمدی اپنے اعمال بنائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بڑھانا چاہتا ہے۔ تو اس کے خیالات اور افکار کو بھی بڑھا دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو گھٹانا چاہتا ہے۔ تو اس کے

خیالات اور افکار

کو بھی گرا دیتا ہے۔ چنانچہ تمام قوموں کی حالت کو دیکھتے ہوئے ہم قطعی طور پر اس نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں۔ کہ کسی قوم کے تنزل سے پہلے اس کے خیالات میں تنزل پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی قوم کی ترقی سے پہلے اس کے خیالات میں ترقی پیدا ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی قومیں اور ذلیل قومیں معمولی معمولی باتوں پر تسلی پا جاتی ہیں۔ مگر بڑھنے والی قومیں ہمیشہ اپنے حوصلوں کو بلند رکھا کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہاں

ایک چوہڑا

تھا۔ جو اصطبل وغیرہ میں اور ہمارے گھر میں کام کرتا تھا۔ فرماتے تھے۔ ایک دفعہ بچپن میں ہم نے کھیلتے ہوئے ہمجولیوں سے دریافت کرنا شروع کیا۔ کہ

تمہاری کیا خواہش ہے

پھر اسی بچپن کی عمر کے لحاظ سے اُس سے بھی ہم نے دریافت کیا۔ کہ تمہاری کیا خواہش ہے۔ اور کس چیز کو سب سے زیادہ تمہارا دل چاہتا ہے اس نے جواب دیا۔ میرا دل اس بات کو چاہتا ہے۔ کہ تھوڑا تھوڑا بخار چڑھا ہوا ہو۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہو۔ سردی کا موسم ہو۔ میں لحاف اوڑھے چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں۔ اور دو تین سیر بھنے ہوئے چنے میرے سامنے رکھے ہوں۔ اور میں انہیں ٹھونگتا جاؤں۔ یعنے ایک ایک کرکے کھاتا جاؤں یہ تھی اس کی زندگی کی

سب سے بڑی خواہش

کسی سننے والے نے کہا۔ تم نے اس میں بخار کی شرط کیوں لگائی ہے۔ تو اس نے کہا۔ اس لئے کہ پھر مجھے کوئی کام کے لئے نہیں بلائے گا۔ کسی فارسی شاعر نے بھی کہا ہے۔ کہ ؎

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

جتنی ہمت کسی فرد میں ہوتی ہے اتنے ہی بلند اُس کے خیالات ہوتے ہیں کچھ عرصہ کی بات ہے۔ ایک دفعہ ایک ہندو دوست میرے ہم سفر تھے باتوں باتوں میں وہ مجھ سے کہنے لگے آپ تو

قادیان کے بادشاہ

ہوئے۔ میں نے کہا۔ میں تو کوئی بادشاہ نہیں۔ بادشاہ تو انگریز ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ ہاں۔ مگر پھر بھی آپ کو وہاں ایک قسم کی بادشاہت حاصل ہے۔ میں نے کہا۔ تو پھر اس میں قادیان کی کیا شرط ہے۔ اس قسم کی بادشاہت تو مجھے ساری دنیا کی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما چکا ہے کہ احمدی جماعت کو

دنیا میں بلندی طاقت اور شوکت

عطا فرمائے۔ وہ جب بھی حاصل ہو۔ ہو کر رہے گی۔ اس کی ابتدا چھوٹی نظر آتی ہوگی۔ اور سنت اللہ کے مطابق ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ مگر وہ چھوٹی چیز بڑی چیز کا ایسا ہی پیش خیمہ ہے۔ جیسے ایک بیج ڈالا ہوا۔ آئندہ بہت سے دانوں کے اُگنے کا موجب ہوتا ہے۔

انگریزی حکومت

اس زمانہ میں فوج کے لحاظ سے سب سے چھوٹی سمجھی جاتی ہے۔ باقی یوروپین حکومتیں جو ہیں۔ اُن میں جبری بھرتی کا دستور ہے۔ اور ہر نوجوان کو سال دو سال کے لئے فوج میں ضرور کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن

انگریزوں میں جبری بھرتی

کا دستور نہیں۔ بلکہ یہ لوگوں کو نوکر رکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے

کہ جرمن اٹلی اور فرانس کی جہاں اسیؔ اسیؔ اور نوے نوے لاکھ فوج ہے۔ وہاں انگریزی فوج تین لاکھ کے قریب ہے۔ گویا یہ بڑی سلطنتوں میں سے سب سے چھوٹی فوج رکھنے والی حکومت ہے۔ پھر ان کا کیا کہنا ہے جن کی فوجیں اسیؔ اسیؔ لاکھ اور نوے نوے لاکھ اور کروڑ کروڑ کی ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں ذرا ان لوگوں کا بھی اندازہ کرو۔ جو

بدر کے موقعہ پر

اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے نکلے تھے وہ کل ۳۱۳ آدمی تھے۔ یہ فوج تھی جو کفار سے لڑنے کے لئے نکلی تھی۔ یہ فوج تھی جو ملک نے اپنا سارا زور صرف کرنے کے بعد مہیا کی تھی ہم اس جنگ کو اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ کہ دنیا کی سب جنگوں سے اس کو بڑا سمجھتے ہیں۔ مگر سرحدی قبائل کی معمولی معمولی جنگوں کے برابر بھی اس میں فوج نہیں تھی۔ کوئی انگریزی فوج کا جرنیل اگر اس لڑائی کو دیکھتا۔ یا روسی فوج کا جرنیل اس لڑائی کو دیکھتا یا جرمن فوج کا جرنیل اس لڑائی کو دیکھتا تو شائد نہائت حقارت سے مسکرا کر کہہ دیتا۔ یہ بھی ایک

بچوں کا کھیل

ہے۔ بھلا تین سو آدمی کی فوج بھی کوئی فوج ہوا کرتی ہے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ تین سو آدمی کی لڑائی دنیا کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی لڑائی تھی۔ وہی تین سو بڑھ کر ہزار ہو گئے اور ہزار بڑھ کر دو ہزار ہو گئے۔ اور دو ہزار بڑھ کر دس ہزار ہو گئے۔ اور دس ہزار بڑھ کر بیس ہزار ہو گئے۔ اور بیس ہزار بڑھ کر ایک لاکھ ہو گئے۔ اور ایک لاکھ پھر کروڑوں کروڑ بن کر ساری دنیا پر چھا گئے۔ اس کے دشمنوں کی مثال اس پھیلے ہوئے بادل کی سی تھی۔ جو سارے افق پر پھیلا ہوا ہو۔ لیکن جس کا پانی نکل چکا ہو۔ سب دنیا پر اس نے سایہ تو کیا ہوا ہوتا ہے۔ مگر برسنے کی قابلیت اس میں نہیں ہوتی اور اس چھوٹے سے لشکر کی مثال اس چھوٹی سی کالی بدلی کی سی تھی۔ جو شدید گرمی اور دیر تک بارش نہ ہونے کے بعد صبح ہی صبح افق پر اٹھتی ہے۔ بظاہر وہ چند گز کا ٹکڑا نظر آتا ہے۔ لیکن پانچ دس منٹ کے اندر اندر اس طرح آسمان پر پھیل جاتا ہے۔ کہ تمام دنیا پر سایہ کرنے کے بعد روئے زمین کو پانی سے بھر دیتا ہے۔ وہ

پہلا بادل

جو تمام دنیا پر چھایا ہوا لیکن پانی سے خالی تھا۔ ہوائیں آتیں اور اسے اڑا کر لے جاتی ہیں۔ لیکن دوسری چھوٹی سی بدلی جو ایک کونے سے اٹھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ کچھ نہیں کر سکتی۔ سارے عالم کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں زمین کو جل تھل کر دیتی ہے۔

یہی حالت ہماری ہے بعض نادان ہم پر ہنستے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ

یہ دنیا میں کیسی ایک قوم اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اور بعض اپنے بیوقوف بھی حیران ہوتے ہیں۔ کہ ہم کو بھلا

دنیا کی فتوحات

سے کیا تعلق۔ حالانکہ ہمارے اندر کوئی ذرہ بھی ایمان کا باقی ہو۔ تو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ فتوحات کا تعلق ہم سے ہی ہے جنہیں خدا تعالےٰ نے یہ کہا ہو۔ کہ ہم تمہیں فتوحات دیں گے۔ ان کا اگر فتوحات سے تعلق نہ ہوگا۔ تو اور کس کا ہوگا جس قوم کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہو۔ کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا جس کے متعلق خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہو۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ جس قوم کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہو کہ وہ دنیا پر چھا جائے گی۔ اور باقی قومیں اس کے مقابلہ میں بالکل چھوٹی چھوٹی رہ جائیں گی۔ اس کے حوصلے اور اس کی ہمتیں کتنی بلند ہونی چاہئیں۔ اس کی قربانیاں کتنی بڑھی ہوئی ہونی چاہئیں۔ اور اس کا ایثار کتنا زیادہ ہونا چاہیئے۔ دوسری قومیں جب قربانی کرتی ہیں۔ تو وہ جانتی ہیں۔ کہ ان کا مرنے والا سپاہی ان کی قوم کے کام نہیں آیا۔ مگر جس قوم کے لئے

فتح و نصرت

خدا تعالےٰ کے حضور لکھی جا چکی ہو۔ وہ جانتی ہے کہ مرنے والا سپاہی اس کے کام آگیا۔ گویا جیتنے والی قوم کی مثال اس اینٹ کی سی ہے۔ جو عمارت پر لگائی جاتی ہے۔ اور ہارنے والی قوم کی مثال اس اینٹ کی سی ہے۔ جو سمندر میں ڈبو دی جاتی ہے۔ یہ سمندر میں ڈوبتی اور گھل جاتی ہے۔ اور دنیا کی تعمیر کے کام میں نہیں آتی۔ لیکن وہ دیوار پر لگی۔ اور اسے پہلے سے بھی زیادہ اونچا کر دیتی ہے۔ پس

مومن کی قربانی ضائع نہیں ہوتی

وہ کم عقلوں کی نظر میں شکست ہوتی ہے مگر حقیقت بین نگاہ میں وہ عظیم الشان فتح ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس کے ہر ایثار کے نتیجہ میں ایک نیا درخت پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے کھیت میں غلہ بونے والے زمیندار کو جب ایک بچہ دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے۔ یہ زمیندار بیج ضائع کر رہا ہے۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ وہ بیج ضائع نہیں ہو رہا بلکہ وہ اُگے گا اور پہلے سے سینکڑوں گنے زیادہ دانے پیدا کر دے گا۔

پس میں

جماعت کے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق اپنے اعمال کو بنائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں۔ میں نے دو تین سال سے متواتر توجہ دلائی ہے۔ کہ دوستوں کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

پڑھتے رہنا چاہیئے۔ تا انہیں معلوم ہوتا رہے۔ کہ ان کا کیا انجام مقدر ہے۔ بہت سے لوگ اپنے انجام سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اور ناواقف ہونے کی وجہ سے بہت سی سستیاں اور غفلتیں کر جاتے ہیں۔ پس ان الہامات کو پڑھو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئے ہیں۔ پھر دیکھو اور سوچو کہ خدا تعالےٰ نے آپ لوگوں کے لئے کیا مقدر کیا ہوا ہے۔ اور پھر اپنے آپ کو اس درجہ پر لانے کی کوشش کرو۔ جس درجہ کی خدا آپ سے امید کرتا ہے۔ کیا

اس سے زیادہ بدقسمت

شخص کوئی اور بھی ہوگا۔ جو نور کے نیچے کھڑا ہو۔ اور پھر بھی اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی ہو۔ جس کے سامنے ہر قسم کی نعمتیں چنی ہوئی ہوں۔ اور اسے کھانے کی توفیق نہ ہو۔ یہی حال اس شخص کا۔ اس بدقسمت شخص کا ہے جس کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ

پیشگوئیاں اور الہامات

موجود ہیں۔ جو آج سے پچاس سال پہلے ایسی حالت میں بیان کئے گئے۔ جب اس جماعت کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر وہ ان پیشگوئیوں کو بڑی حد تک پورا ہوتے دیکھتا ہے۔ مگر جو پیشگوئیاں پوری ہو چکیں۔ انہی پر کھڑا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور وہ پیشگوئیاں جو

بہت زیادہ شاندار نتائج

کی حامل ہیں انہیں نظر انداز کر دیتا ہے بھول جاتا ہے غافل ہو جاتا ہے۔ اور کنوئیں کے مینڈک کی طرح اس تھوڑی سی چیز پر ہی قانع ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے جو ملنا تھا وہ مل چکا۔ بدقسمت ہے وہ انسان۔ کاش اس کی ماں اسے نہ جنتی تا وہ خدا تعالےٰ کی باتوں کا انکار کرنے والا نہ بنتا۔

214

امیر غیر مبایعین آتشِ حسد کے انگاروں پر

جماعت احمدیہ کی خود حفاظتی تدابیر پر مضحکہ خیز اعتراض

(۲)

مولوی محمد علی صاحب کا کینہ

جماعت احمدیہ میں مولوی محمد علی صاحب کا کینہ خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ بعض بزرگوں کی روایت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بارہا غصہ و غضب کے غلبہ کی مثال میں مولوی محمد علی صاحب کا نام لیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے :۔

"دیکھو غضب کے وقت کس طرح ان میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور رنگت بالکل سیاہ ہو جاتی ہے" (کشف الاختلاف صفحہ ۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس قول کی صداقت گو اُس زمانہ میں بھی واضح تھی۔ جب آپ نے مولوی محمد علی صاحب کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔ مگر آپ کی وفات کے بعد جبکہ مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء نے نہایت افسوسناک طریق عمل اختیار کر لیا۔ تو آپ کا یہ قول زیادہ صفائی کے ساتھ پایۂ صداقت کو پہونچ گیا۔

اہلِ بیت کی مخالفت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نگاہِ دُور بین چونکہ مولوی محمد علی صاحب کی ان حرکات کو بھانپ چکی تھی۔ جو وُہ اہلِ بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں اختیار کرنے والے تھے۔ اس لئے آپ اپنی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب کے سامنے یزید کی حد سے زیادہ خرابیاں بیان فرماتے۔ اور بارہا یہ کہتے ہوئے رو پڑتے۔ کہ "یزید بہت ہی خبیث ہوا ہے کہ اس نے بڑی پاک نسل کی مخالفت کی ہے" (کشف الاختلاف صفحہ ۲) مگر افسوس مولوی صاحب اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت سے پھر بھی باز نہ رہ سکے۔

عناد کا مظاہرہ

غرض آتشِ عناد جو مولوی محمد علی صاحب کے قلب و جگر کو جھلسائے چلی جا رہی ہے۔ اس کا مظاہرہ انہوں نے حال میں یہ کہکر کیا ہے۔ کہ "ایک دوست نے تبلایا۔ کہ نماز کے وقت بھی وہاں (قادیان میں) چند آدمی لاٹھیاں لے کر کھڑے رہتے ہیں۔ باقی لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور وُہ کھڑے پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہے کہ انسان کو خدا کے آگے سر جھکاتے وقت بھی اطمینان میسر نہ ہو"

اس اعتراض کے ایک حصہ کے متعلق ہم "الفضل" (۳۱- جنوری) میں اختصار کے ساتھ تبلا چکے ہیں۔ کہ امیر غیر مبایعین کا یہ اعتراض ان کی علمی بے مائگی۔ فقدانِ تدبّر۔ قلّتِ معلومات اور اسلامی تعلیمات سے بیگانگت کا ایک روشن ترین نمونہ ہے کیونکہ اس اعتراض کی زد سب سے پہلے سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑتی ہے خیال تھا۔ کہ "امیر غیر مبایعین" ہماری معروضات پر غور کریں گے۔ اور اپنے اس لایعنی اور بے ہودہ اعتراض کو واپس لے کر متانت اور علمیت کا ثبوت بہم پہونچائیں گے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ "امیر غیر مبایعین" کے ڈھنڈورچی "پیغام صلح" نے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ "ہزار ملامت پیغام پر جس نے اپنی چٹھی شائع کرکے ہمیں پیغام جنگ دیا۔ اور نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا" (آئینہ صداقت صفحہ ۱۶۸) اپنے "پیغام جنگ" ہونے کے ثبوت میں "الفضل" کی حق بجانب تنقید پر لکھا ہے :۔

"کوئی شرم و حیا سے بے نیاز ہو کر سرِ بازار اپنے کپڑے اتار پھینکے۔ تو شریف آدمیوں کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوتا" (۳ فروری)

ہم "پیغام صلح" سے دریافت کرتے ہیں کہ اس نے ان دلائل کا جو ہم نے اپنے مضمون میں پیش کئے۔ کیا جواب دیا ہے۔ اگر کچھ نہیں۔ تو اس کی بے ہودہ سرائی اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ اب بھی اگر وُہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ حفاظت کے لئے کوئی تدابیر اختیار کرنا ناجائز ہے۔ تو وہ اُن دلائل پر غور کرے۔ جنہیں ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں :۔

خذوا حذرکم قرآن کریم کا حکم ہے

مسلمانوں کے لئے سب سے مقدم چیز قرآن کریم ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا خذوا حذرکم (۴- ۷۱) یعنی اے ایمان دارو تمہیں چاہیئے۔ کہ تم اپنے بچاؤ کی فکر کرو۔ چونکہ اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے جہاد کا ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے اس حذر سے مراد یقینی طور پر وُہ تمام تدابیر ہیں جو انسان دُشمن کے حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے اختیار کر سکتا ہے۔ اور جن میں پہرہ اور ہر قسم دیگر حفاظتی تدابیر بھی شامل ہیں اسی طرح ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولیأخذوا حذرھم واسلحتھم ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم وامتعتکم فیمیلون علیکم میلۃ واحدۃ ولا جناح علیکم ان کان بکم اذًی من مطر او کنتم مرضٰی ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم ان اللہ اعد للکافرین عذابا مھینا (۴- ۱۰۲) یعنی مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ ہر حالت میں حفاظتی تدابیر کو ملحوظ رکھیں اور اسلحہ بند رہیں۔ کیونکہ کفار یہ چاہتے ہیں کہ تم کسی وقت اپنے ہتھیاروں اور مال و اسباب سے غافل ہو جاؤ۔ تو وُہ یکدم تم پر ٹوٹ پڑیں۔ ہاں اگر بارش ہو۔ یا تم بیمار ہو۔ تو ان حالات میں تم اپنے ہتھیار الگ رکھ سکتے ہو۔ لیکن حفاظتی تدابیر اور اپنے بچاؤ کا سامان کرنے سے تم اس وقت بھی آزاد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ تمہارا فرض ہے۔ کہ خواہ تم بیمار ہو یا کسی اور تکلیف میں مبتلا۔ تم ہر حالت میں اپنے بچاؤ کی فکر رکھو۔ اور یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس ذریعہ سے کفار کے لئے ذلیل کن عذاب تیار کیا ہے۔ یعنی وُہ ان تدابیر کے نتیجہ میں اپنے مشئوم مقاصد میں ناکام و نامراد رہ کر نہایت ذلیل ہونگے۔ اور کامیابی اور فتح مندی تمہارے حصہ میں آئے گی

قرآن کریم کے ان ارشادات سے وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے خود حفاظتی تدابیر کا اختیار کرنا نہایت ضروری ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ دُشمن کے بد ارادے ہوں۔ اور وُہ چاہتا ہو۔ کہ انہیں جانی یا مالی نقصان پہنچائے۔ پھر جبکہ پہرہ دینا بھی خود حفاظتی تدابیر میں سے ایک تدبیر ہے تو اس پر اعتراض کرنا اور اسے خلاف شریعت قرار دینا اسی شخص کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کے مغز اور اس کے مطالب سے بکلی ناآشنا ہو :۔

صحابہ رضہ کا طریق عمل

قرآن کریم کے ان ارشادات کے ساتھ ہی یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ صحابہ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا طریق عمل تھا۔ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ سعادت میں بھی پہرہ کا انتظام تھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی توضیحات

متذکرۃ الصدر مضمون کے متعلق جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے متعلق کیا گیا ہے۔ کہ وہ پہرہ دیا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک خطبہ میں پوری وضاحت فرما چکے ہیں۔ اس لئے پہلے اسی کو پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"پہلی چیز جو ہمارے سامنے ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ ابھی تک وہ لوگ زندہ ہیں۔ جو باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے سکول کے طالب علم۔ مہمان اور قادیان کے باشندے ہمیشہ پہرہ دیتے رہے بلکہ کچھ عرصہ تک ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری کے سپرد بھی یہ ڈیوٹی رہی اور وہ سکول کے طالب علموں کا پہرہ مقرر کرتے اور باریاں مقرر کرتے تھے اور یہ وہ لوگ تھے جو راتوں کو جاگ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کا پہرہ دیا کرتے..... راتوں کو جاگنا اور پہرہ دینا جبکہ ایک شخص گھر میں بیٹھا ہوا ہو۔ اور دروازے بند ہوں۔ اتنا ضروری نہیں ہوتا۔ جتنا کہ انسان جب باہر نکلے۔ تو اس کی حفاظت ضروری ہوتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایسا ہوتا رہا...... پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفروں پر جاتے۔ تو آپ کے ساتھ حفاظت کے لئے زائد سواریاں اور یکے ہوتے۔ اگر آپ رتھ میں جاتے۔ تو علاوہ ان لوگوں کے جو حفاظت کے لئے رتھ میں ہی آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ دو تین رتھ یا یکے کے ساتھ ساتھ بھاگتے چلے جاتے..... اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی گھر میں ہدیۃً آئی ہوئی چیز بغیر دریافت کئے استعمال نہ کرتے۔ بلکہ آپ پوچھ لیتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے۔ کون دینے آیا تھا۔ اور آیا وہ شخص جانا پہچانا ہے یا نہیں۔ جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے۔ تو کچھ عرصہ تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے۔ تاکہ اگر خدا نخواستہ آپ کو زہر دیا جائے۔ تو جسم میں اس کے مقابلہ کی طاقت ہو...... پھر اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کے بعد کبھی باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ کیونکہ آپ سمجھتے تھے۔ لوگ دشمن ہیں۔ ممکن ہے وہ بچوں پر حملہ کر دیں۔ اور انہیں نقصان پہونچائیں۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو اس وقت میری ۱۹ سال عمر تھی۔ ۱۶-۱۷ سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کبھی بھی مغرب کے بعد گھر سے نکلنے نہیں دیا۔ اور اس کے بعد بھی آپ کی وفات تک میں اجازت لے کر مغرب کے بعد گھر سے جاتا.....

پھر اس سے اوپر جا کر دیکھو تو کل کے سرچشمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی حال تھا۔ حدیثوں سے صاف ثابت ہے۔ کہ روزانہ صحابہؓ میں سے چند لوگ آتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتے۔ پہلے تو وہ بغیر اسلحہ کے پہرہ دیا کرتے۔ مگر ایک دن رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیاروں کے جھنکار کی آواز سنی۔ تو آپ باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو صحابہ اسلحہ سے مسلح ہو کر پہرہ دینے آئے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ کیا پتہ۔ کوئی ایسا دشمن آ جائے۔ جو باہتھیار ہو۔ اس لئے ہم مسلح ہو کر آئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ سنا تو ان کی تعریف کی۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی...... پھر صحابہؓ کی حالت یہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ذرا بھی اِدھر اُدھر ہو جاتے۔ تو وہ بے تحاشا آپ کی تلاش میں دوڑ پڑتے۔ بخاری میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں بیٹھے تھے تھوڑی دیر کے لئے آپ بغیر اطلاع دیئے اس باغ کے دوسرے کونے کی طرف چلے گئے۔ صحابہؓ نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا۔ تو وہ چاروں طرف دوڑ پڑے۔ وہ مشہور حدیث جس میں آپ نے حضرت ابوہریرہ سے کہا تھا۔ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اسی وقت کی حدیث ہے......... اسی طرح جنگ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد ہمیشہ ایک گارد ہوتی صحابہ کہتے ہیں۔ کہ جو ہم میں سے سب سے زیادہ بہادر ہوتا۔ وہ آپ کے گرد کھڑا کیا جاتا۔ گویا چن چن کر نہایت مضبوط اور توانا آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے مقرر کئے جاتے۔ بدر کی جنگ میں صحابہؓ نے ایک عرشہ بنا دیا تھا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر علیحدہ بٹھا کر ایک تیز رفتار اونٹنی آپ کے پاس کھڑی کر دی۔ اور کہا یا رسول اللہ ہمارے بھائیوں کو مدینہ میں معلوم نہ تھا۔ کہ جنگ ہونے والی ہے۔ اس لئے وہ نہ آئے لیکن یا رسول اللہ اگر ہم سب کے سب مارے جائیں۔ تو آپ اس تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ تشریف لے جائیں۔ وہاں ہمارے بھائیوں کی ایک جماعت بیٹھی ہے۔ جو اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے حاضر ہے۔ اسے آپ مدد کے لئے بلالیں۔ پھر قرآن مجید میں صراحتاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خطرے کے وقت تمام مسلمان باجماعت نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ آدھے کھڑے رہا کریں۔ اور آدھے نماز پڑھا کریں۔ جب ایک رکعت نماز پڑھ لی جائے۔ تو نماز پڑھنے والے پہرہ پر کھڑے ہو جائیں۔ اور پہرہ دینے والے نماز میں شامل ہو جائیں۔ گویا حفاظت کے لئے پہرہ دینے والوں کو یہاں تک معافی دی گئی ہے۔ کہ جنگ کے وقت ان کی ایک رکعت نماز ہی خدا تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک رکعت نہیں دو ہی رکعت ضروری ہیں۔ دوسری رکعت بعد میں پڑھ لیں۔ بہر حال قرآن مجید کا صراحتاً حکم ہے کہ حفاظت کے لئے مسلمانوں میں سے آدھے کھڑے رہا کریں۔ اور گو یہ جنگ کے وقت کی بات ہے جب ایک جماعت کی حفاظت کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ چھوٹے فتنہ کے انسداد کے لئے اگر چند آدمی نماز کے وقت کھڑے کر دیئے جائیں تو یہ قابل اعتراض امر نہیں بلکہ ضروری ہوگا۔ اگر جنگ کے وقت ہزار میں سے پانچ سو حفاظت کے لئے کھڑے کئے جا سکتے ہیں۔ تو کیوں معمولی خطرے کے وقت ہزار میں سے پانچ دس آدمی حفاظت کے لئے کھڑے نہیں کئے جا سکتے۔ یہ کہنا کہ خطرہ غیر یقینی ہے۔ بے ہودہ بات ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ کیا ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ مسلمان بھی نماز میں مشغول تھے کہ ایک بدمعاش شخص نے سمجھا یہ وقت حملہ کرنے کے لئے موزون ہے وہ آگے بڑھا۔ اور اس نے خنجر سے وار کر دیا۔"

اس واقعہ کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ نماز کے وقت پہرہ دینا اس کے اصول یا وقار کے خلاف ہے۔ تو سوائے اپنی حماقت کا مظاہرہ کرنے کے اور وہ کچھ نہیں کرتا۔ اس کی مثال اس بے وقوف کی سی ہے۔ جو لڑائی میں شامل ہوا۔ اور ایک تیر اُسے آ لگا۔ جس سے خون بہنے لگا۔ وہ میدان سے بھاگا۔ اور خون پونچھتا ہوا یہ کہتا چلا گیا۔ کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ یہ شخص بھی گزشتہ واقعات کا علم رکھتا ہے۔ بلکہ انہیں عملاً ہوتے ہوئے دیکھتا ہے مگر پھر کہتا ہے۔ کہ یہ بات اصول کے خلاف ہے۔

تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ ایک موقعہ پر صحابہ نے اپنی حفاظت کا انتظام نہ کیا۔ تو انہیں سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص جب مصر کی فتح کے لئے گئے۔ اور انہوں نے علاقہ کو فتح کر لیا۔ تو اس کے بعد جب وہ نماز پڑھاتے۔ تو پہرہ کا انتظام نہ کرتے۔ دشمنوں نے جب دیکھا۔ کہ مسلمان اس حالت میں بالکل غافل ہوتے ہیں۔ تو انہوں نے ایک دن مقرر کر کے چند سو مسلح آدمی عین اس وقت بھیجے۔ جب مسلمان سجدہ میں تھے۔ پہنچتے ہی انہوں نے تلواروں سے مسلمانوں کے سر کاٹنے شروع کر دیئے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ سینکڑوں صحابہ رضہ اُس دن مارے گئے۔ یا زخمی ہو گئے۔ ایک کے بعد دوسرا سر زمین پر گرتا۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور ساتھی سمجھ ہی نہ سکتے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ حتےٰ کہ شدید نقصان لشکر کو پہنچ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو آپ نے انہیں بہت ڈانٹا۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہ تھا۔ کہ حفاظت کا انتظام رکھنا چاہیئے۔ مگر انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ مدینہ میں بھی ایسا ہی ان کے ساتھ ہونے والا تھا۔ اس واقعہ کے بعد صحابہ رضہ نے یہ انتظام کیا۔ کہ جب بھی وہ نماز پڑھتے ہمیشہ حفاظت کے لئے پہرے رکھتے ''

(الفضل مورخہ ۵ ۔ فروری ۳۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ جامع بیان خود حفاظتی کے جواز کے متعلق اسلامی تعلیم کا ایک اچھوتا خلاصہ ہے۔ اور اس سے ان تمام اعتراضات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جو اس پہلو میں امیر غیر مبائعین یا اُن کے ہم نوالہ و ہم پیالہ اصحاب کے ماؤف دماغوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن تکمیل مضمون کے لئے اس سلسلہ میں بعض اور امور کا ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی معلوم نہیں ہوتا ۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے ابو طالب کی کوشش

تفاسیر سے ثابت ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے دعوئے نبوت میں ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے حفاظت کا ان الفاظ میں وعدہ مل گیا تھا۔ کہ واللّٰہ یعصمک من الناس (درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۸) لیکن باوجود اس کے جب آپ اپنے گھر سے باہر نکلتے۔ تو آپ کے ارد گرد بعض باڈی گارڈ ہوتے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج بعث معہٗ ابو طالب من یکلؤہٗ (ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان صفحہ ۲۷۸ و بحر محیط جلد ۳۔ صفحہ ۵۳۰ مطبوعہ مصر) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر نکلتے۔ تو ابو طالب آپ کے ساتھ آپ کی حفاظت کے لئے بعض اشخاص مقرر کر دیتا۔ اگر پہرے کا انتظام شرعاً ناجائز ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ابو طالب کے اس انتظام کو پسند نہ فرماتے۔ بلکہ آئندہ کے لئے اسے اس قسم کا طریق عمل اختیار کرنے سے منع فرما دیتے۔ لیکن آپ نے ابو طالب کو اس سے منع نہیں کیا۔ بلکہ اس کے حفاظتی انتظام سے فائدہ اٹھایا۔ جس سے آپ نے اپنی امت کے لئے یہ مثال قائم کر دی ہے۔ کہ خطرہ کے مواقع پر پہرہ کا انتظام کرنا ضروری ہے ۔

تلواروں کے سایہ میں مکہ میں داخلہ

پھر تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر طائف سے واپسی پر جب کوہ حرا پر آئے۔ جو مکہ کے بالکل قریب ہے۔ تو آپ نے کسی شخص کی زبانی مطعم بن عدی کو کہلا بھیجا۔ کہ میں مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھے اپنی پناہ میں لے کر مکہ میں داخل کر سکتے ہو" مطعم پکا کافر تھا۔ مگر طبیعت میں شرافت تھی۔ اور ایسے حالات میں انکار کرنا بھی عرب کی فطرت کے خلاف تھا۔ اس لئے اس نے اپنے بیٹوں کو ساتھ لیا۔ اور سب ننگی تلواریں لے کر کعبہ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور آپ کو کہلا بھیجا۔ کہ تشریف لے آئیں آپ آئے۔ اور کعبہ کا طواف کیا۔ اور وہاں سے مطعم اور اس کی اولاد کے ساتھ ننگی تلواروں کے سایہ میں اپنے گھر داخل ہوئے۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے جو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درباری شاعر تھے۔ مطعم کے اس شریفانہ برتاؤ پر اس کی مدح میں اشعار کہے۔ جو ان کے دیوان میں اب تک محفوظ ہیں "

(خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ جلد اول صفحہ ۱۸۶)

اس واقعہ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ خطرے کے مواقع پر مسلح پہرہ میں اپنے آپکو محفوظ رکھنا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ہے۔ جس سنت کا احیاء اور جس کی تقلید ہر سچے مسلمان کا شیوہ ہے۔

صحابہ رضہ کا بے مثال عشق

پھر صحابہ رضہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کو جس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ اس کا اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جنگِ احد کے اختتام پر ایک مسلمان سپاہی جو اپنے مقتول و مجروح رشتہ داروں کو میدانِ جنگ میں تلاش کر رہا تھا۔ اُس نے دیکھا۔ کہ اُس کا ایک رشتہ دار میدان جنگ میں زخم خوردہ ہو کر سخت تکلیف سے تڑپ رہا ہے۔ اُس کی دونوں لاتیں اس کے جسم سے جُدا ہیں۔ اور وہ نزع کی حالت میں گرفتار ہے۔ تب یہ اس کے قریب پہونچا۔ اور جب اُسے محسوس ہوا کہ میرا ایک عزیز میرے سرہانے کھڑا ہے۔ تو ایسی نازک حالت میں جبکہ وہ دیکھ رہا تھا۔ کہ میں عنقریب ہی اس دنیا سے گزرنے والا ہوں۔ اور کوئی بات بھی اُس نے نہ پوچھی۔ بلکہ صرف یہ دریافت کیا۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اور جب اس کے عزیز نے جواب دیا۔ کہ آپ تو بحمد اللہ بخیریت ہیں۔ تو اس شخص کا چہرہ بکمال خوشی تمتما اٹھا۔ اور اس نے کہا الحمد للہ۔ میں اب نہایت خوشی سے جان دُونگا۔ پھر اس نے آخری مرتبہ اپنے عزیز کا ہاتھ پکڑا۔ اور اسے لرزتی ہوئی زبان اور کانپتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ کہا۔ میری ایک وصیت ہے۔ جو میرے دوستوں کو پہونچا دینا۔ اور وہ یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی ایک مقدس امانت ہیں۔ اور ان کی حفاظت تمہارے سپرد ہے۔ جب تک ایک بھی جھپکنے والی آنکھ تم میں موجود ہے تم اس امانت کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرنا اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

صحابہ کرام کی مثیل جماعت کو دنیا میں کیا نمونہ دکھانا چاہیئے

یہ ہے عشق اور یہ ہے محبت جو صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے تھی۔ پھر جبکہ جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر صحابہ کی مثیل بن چکی ہے جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

تو کیا حضرت موسےٰؑ کے ساتھیوں کی طرح ہمارا یہ کام ہے۔ کہ ہم اپنے پیر و مرشد اور جان و دل سے عزیز ہستی کو خطرہ کی حالت میں دیکھیں اور ٹس سے مس نہ ہوں۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کی طرح ہماری یہ حالت ہونی چاہیئے۔ کہ ہم کہیں اے ہمارے آقا ہم آپ کے دائیں بھی آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوں گے۔ اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ یقیناً ہر شخص یہی جواب دے گا۔ کہ صحابہ کے مثیل ہونے کا دعوےٰ کرنے کے بعد صحابہ کا نمونہ دکھانے کی کوشش کرنا ہی ہمارا فرض ہے ؀

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے پہرہ

عہد نبوی میں صحابہ کرام کے ان عاشقانہ مظاہر کے بعد جب ہم خلفاء راشدہ کا عہد دیکھتے ہیں۔ تو خطرے کے اوقات میں وہاں بھی پہرہ دینے کا طریق رائج نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں جب ایک خطرناک فتنہ اٹھا۔ اور آپ کی جان خطرے میں پڑ گئی۔ تو اس وقت حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی اولاد کے علاوہ خود صحابہ میں سے بھی ایک جماعت ایسی تھی۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان کی حفاظت کرتی رہی اور جب باغیوں نے حملہ کیا۔ تو اسوقت حضرت ابوہریرہ اور حضرت امام حسن نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حفاظت کا حق ادا کرنے میں پُرجوش حصہ لیا۔ (دیکھو اسلام میں اختلاف کا آغاز صفحہ ۸۸ تا ۹۳)

پس حفاظت کے لئے پہرہ دینا ایک ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ اسکا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے عہد میں بالتکرار ثبوت ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکاشفات میں پہرہ کا ذکر

پھر پہرہ کی اہمیت کا اس امر سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مکاشفات میں اس کا ذکر آتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں"۔ (تذکرہ صفحہ ۹۰۴)

یہ خواب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آیا صریح طور پر اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو بھی پہروں کے لئے پھرنا پڑے گا۔ کیونکہ نبی جب کوئی اپنے متعلق خواب دیکھتا ہے۔ تو بسا اوقات اس سے مراد اس کی اولاد یا جماعت ہوتی ہے۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ایک رویا ہوا کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد۔ شریف احمد ملے پھر میں آگے جاتا ہوں۔ کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے۔ کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۲)

اس رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز کو دیکھنے کے خواہشمند ہیں وہ یہ ہے۔ کہ آیا پہرے والے اپنی ڈیوٹیوں پر متعین ہیں یا نہیں۔ پھر آپ کو الہاماً بتایا گیا۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں"۔ جس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جو جماعت کے امام اور خلیفہ یا مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور وہ "فرشتہ" قرار پاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ اس نیکی کے بدلہ میں دفعۃً نوشتہ مبارک و فرشتہ والی خاصیت اس میں پیدا کر دیتا ہے اور اسے ہر نیک کام میں حصہ لینے کی اپنے فضل سے توفیق دے دیتا ہے

مولوی محمد علی صاحب کی حالت

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی اپنی کیا کیفیت ہے۔ جب انہوں نے مرکز سلسلہ سے علیحدگی اختیار کی۔ اور لاہور کو اپنا اڈا بنایا۔ تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی۔ کہ قادیان میں ان کی جان محفوظ نہیں۔ اور انہیں ڈر ہے۔ کہ کوئی ان پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ نہ کر دے۔ چنانچہ اس بارے میں جو داستان بنائی گئی۔ اور جس کی مختلف شکلیں بدلتی رہیں۔ وہ یہ تھی۔ کہ قادیان کے تین چار بچوں نے جو پانچ سات سال کی عمر کے تھے۔ ان پر کنکر پھینکنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔

پھر کہا گیا:۔

"بعض لڑکوں نے مولوی صاحب پر کنکر پھینکے۔ مگر شکر ہے لگے نہیں"۔

پھر ترقی کر کے اس نے یہ صورت اختیار کی۔ کہ

"بعض لڑکوں نے آپ پر کنکر پھینکے مگر شکر ہے۔ کہ آپ کی آنکھ بچ گئی"

اور پھر اس سے بھی ترقی کر کے اس نے یہ ہیئت اختیار کی۔ کہ "قادیان کے لوگوں نے کنکر پھینکے"۔ اور اس کے بعد یہ کہا جانے لگا۔ کہ "قادیان کے لوگوں سے آپ کی جان محفوظ نہ تھی"۔

(آئینہ صداقت صفحہ ۲۰۱)

جو شخص اس قدر بزدل اور کم ہمت ہو کہ چند لڑکوں کے متعلق محض یہ سن کر کہ وہ ان پر کنکر پھینکنے کا ارادہ رکھتے ہیں قادیان کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس قادیان کو جہاں کی رہائش پر اسے بڑا فخر تھا۔ جسے وہ اپنی بہت بڑی قربانی قرار دیتا تھا۔ اور جس کے متعلق اس کا دعوےٰ تھا۔ کہ اس کی خاطر وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ چکا ہے اس کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حفاظت کے متعلق پہرہ دینے پر یوں تمسخر اڑانا کہ ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ انسان کو خدا کے آگے سر جھکاتے وقت بھی اطمینان میسر نہ ہو حد درجہ کی سفاہت نہیں تو اور کیا ہے ؀

مقدمہ ریتی چھلہ کا فیصلہ

قادیان کی (غیر احمدی) پبلک کو مقدمہ بازی کی بجائے صدر انجمن احمدیہ کا شکر گذار ہونا چاہیئے تھا

ماہ اگست ۱۹۳۵ء میں قادیان کے چند غیر احمدیوں نے احرار کی انگیخت پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مقبوضہ زمین موسومہ بہ ریتی چھلہ کے اردگرد دیوار تعمیر کئے جانے پر علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ دائر کیا۔ اور جس کا فیصلہ حال ہی میں جناب سردار جسونت سنگھ صاحب اپل مجسٹریٹ درجہ اول نے کیا۔ اس فیصلہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جو قادیان کے احمدی مسلمانوں کی انجمن اور ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ اگست ۱۹۳۵ء میں قادیان کے ایک کھلے میدان موسومہ بہ ریتی چھلہ کے اردگرد زمین سے چار فٹ تک اونچی پختہ دیوار تعمیر کئے جانے پر قادیان کے چار غیر احمدیوں مہر دین ہدایت شاہ اور رحمت اللہ احراریاں اور ایک سکھ پرتاب سنگھ نے ۲۳ر اگست ۱۹۳۵ء کو زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک درخواست دی جسے بغرض فیصلہ عدالت ہذا میں بھیج دیا گیا میرے پیشرو مسٹر سی ایل کوٹس نے مدعیان کی چند شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری مرزا شریف احمد اور مرزا بشیر احمد پسران مرزا غلام احمد کے نام دیواریں گرانے کے لئے اور خلیل الرحمن کے نام ایک عمارت کو جس کی تعمیر اس نے اس رقبہ کے ایک جانب شروع کی ہوئی تھی۔ اٹھا دینے کیلئے نوٹس جاری کر دئے۔ نوٹس کی تعمیل میں مرزا بشیر احمد حاضر عدالت ہوئے۔ اور انہوں نے بیان کیا۔ کہ زمین مذکور کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اور ان کا اور ان کے بھائی مرزا شریف احمد صاحب کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ خلیل الرحمن نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس نے زمین کا ایک حصہ صدر انجمن احمدیہ سے خریدا تھا اور اس حصہ زمین کے متعلق اس کے دعویٰ ملکیت کی بنیاد انجمن مذکور کے دعوے پر ہے۔ بنابریں مسٹر کوٹس نے پہلے مدعاعلیہم کے خلاف نوٹس منسوخ کر دئے۔ اور ۱۳ر جنوری ۱۹۳۶ء کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام اس کے ناظم جائیداد محمد اشرف کی معرفت نوٹس جاری کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ ریتی چھلہ کے اردگرد جو دیواریں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان سے رقبہ کے درمیان سے گذرنے والی پبلک کو سڑکوں کے استعمال کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ کہ انجمن ان دیواروں کو گرا دے یا وجہ بیان کرے کہ کیوں نہ انہیں گرا دیا جائے ظاہر ہے۔ کہ مسٹر کوٹس نے دو امور کی بناء پر یہ نوٹس جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ اول اس لئے کہ اس رقبہ میں سے کئی عام پبلک سڑکیں گذرتی تھیں۔ جنہیں دیواروں کی تعمیر کے ذریعہ روک دیا گیا۔ دوم اس لئے کہ مدعیان نے دعوے کیا تھا۔ کہ اس زمین کا کچھ حصہ ان چھپڑوں میں داخل ہے جن کے متعلق ۲۶ر جون ۱۹۲۶ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور (مسٹر سکیمپ) نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ تمام اہالی قادیان کی مشترکہ املاک ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس کا مختار عام محمد دین عدالت میں پیش ہوا جس نے بیان کیا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں انجمن احمدیہ نے دیواریں تعمیر کرائی تھیں اور یہ کہ زمین تنازعہ ۱۹۲۰ء یا اس کے قریب سے جبکہ انجمن نے اس کے سابق مالک مرزا اکرم بیگ سے خریدی تھی۔ اس کی واحد ملکیت اور قبضہ میں ہے۔ نیز یہ کہ اس رقبہ میں کسی وقت بھی کوئی شارع عام موجود نہ تھا۔ اور انجمن نے رقبہ کے چاروں طرف پچاس پچاس فٹ چوڑی سڑک چھوڑ دی ہے۔ چونکہ مدعاعلیہم نے پبلک کے اس زمین میں سے رستہ پر گذرنے کے حق کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان کی طرف سے زیر دفعہ ۱۳۹ (۲) ضابطہ فوجداری یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا۔ ان کا دعویٰ درست ہے یا نہیں شہادات طلب کی گئیں مرزا اکرم بیگ (ڈی ڈبلیو) نے جو ریاست بیکانیر کا ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہے۔ اور قادیان کے مغل مالکوں میں سے ہے۔ بیان کیا کہ ریتی چھلہ کا رقبہ قادیان کی جائداد دیہہ کے ۱/۴ حصہ کے ساتھ اس کے قبضہ میں تھا۔ اور یہ کہ اس نے اپنا حصہ بشمولیت ریتی چھلہ ۱۹۲۰ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاتھ ۱۴۸۰۰۰ روپے میں فروخت کر دیا تھا۔ اور یہ فروخت باقاعدہ طور پر ریکارڈ اور رجسٹرڈ کی گئی تھی۔ اور اگزبٹ ڈی اے اسی دستاویز کی مصدقہ نقل ہے۔ ریتی چھلہ کا رقبہ اور اس کا یہ نام اس دستاویز میں موجود ہے۔ مرزا اکرم بیگ نے مزید بیان کیا کہ اس رقبہ کے انجمن کے ہاتھ فروخت کئے جانے سے پہلے یہ کھلی زمین تھی اور اس حیثیت میں لوگ اور چھکڑے سہولت کی خاطر چھوٹا راستہ اختیار کرنے کی غرض سے اس میں سے گذرتے تھے لیکن رقبہ میں کوئی باقاعدہ سڑکیں نہ تھیں اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اس رقبہ کو تفریحی اغراض کے لئے استعمال نہ کرتا تھا۔

مدعاعلیہم نے یہ دکھانے کیلئے کہ یہ زمین انجمن نے مرزا اکرم بیگ سے خریدی تھی۔ اس کی قیمت ادا کی گئی تھی۔ اور انجمن اس زمین کو کرایہ پر دیکر اس کا کرایہ وغیرہ وصول کرتی رہی ہے۔ اپنے بعض کلرک اور ملازمین بھی رجسٹروں اور حسابات وغیرہ کے ساتھ پیش کئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا اس زمین پر حق ملکیت اس حق پر مبنی ہے۔ جو اس نے ۱۹۲۰ء میں جائز طور پر مرزا اکرم بیگ سے خریدا اب سوال ہے کہ آیا اس زمین میں جبکہ وہ مرزا اکرم بیگ کے قبضہ میں تھی۔ کوئی پبلک راستے موجود تھے یا نہیں۔ اور آیا اس رقبہ کا کوئی حصہ ان چھپڑوں میں داخل ہے۔ جن کا ذکر مسٹر سکیمپ کے فیصلہ میں موجود ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرزا اکرم بیگ اور مدعاعلیہم کی طرف سے پیش کردہ کئی ایک اور گواہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ چند نواحی دیہات سے آنیوالے رستوں کا ریتی چھلہ کے قریب آکر اتصال ہوتا ہے اور جب یہ رقبہ کھلا پڑا تھا تو لوگ اس پر سے گذرتے تھے۔ لیکن یہ بات اپنی ذات میں پبلک کے اس حق کو قائم نہیں کرتی کہ وہ اس میں داخل ہوں یا اسکا کوئی حصہ

بطور شارع عام استعمال کریں۔ اس رقبہ کے متعلق ریونیو ریکارڈ کے اندراجات میں جو ۱۸۶۵ء کے بندوبست سے ظاہر ہیں۔ اس پر مشتمل کھیتوں کے نمبر خسرہ ۲۳۹۶ ۔ ۲۴۰۲ ، ۲۳۹۶ اور ۲۳۹۷ کے حصے تھے۔ (ملاحظہ ہو مدعا علیہم کی طرف سے پیش کردہ مسل بندوبست ۱۸۶۵ء کے اقتباسات کی نقول) مرزا اکرم بیگ کے آباء کو ان نمبروں کا مالک ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اس رقبہ کے نقشہ میں صرف دو یعنی ۲۳۹۸ اور ۲۴۰۲ کو بطور "راہ" دکھایا گیا ہے۔ لیکن ان راستوں پر مالکوں کا قبضہ ظاہر کیا گیا ہے۔ نہ پبلک کا۔ قبضہ کے خانہ میں ان خاص نمبروں کے سامنے مقبوضہ مالکان لکھا ہوا ہے۔ نہ رستہ شارع عام۔ ۱۸۶۵ء کے بندوبست کے بعد یہ رقبہ آبادی دیہہ میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اور کاغذات مال میں اس کی علیحدہ حیثیت ظاہر نہیں ہوتی۔ ۱۹۳۵ء میں قادیان سمال ٹاؤن کمیٹی کے حلقہ میں آ گیا۔ اور قصبہ قادیان کی تمام پبلک سڑکیں سمال ٹاؤن ایکٹ کی رو سے کمیٹی کے قبضہ میں آ گئیں۔ لیکن ان سڑکوں میں وہ رستے شامل نہیں۔ جو بندوبست ۱۸۶۵ء کے ۲۳۹۸ اور ۲۴۰۲ میں دکھائے گئے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سمال ٹاؤن کمیٹی نے انہیں پبلک سڑکوں کے طور پر اپنے تحت میں نہیں لیا۔ محض اس امر سے کہ ایک مالک اپنی خالی زمین پر سے لوگوں کو گزرنے کی اجازت دیتا رہا ہے۔ یہ مطلب نہیں نکل سکتا۔ کہ وہ زمین جس پر سے لوگ گزرتے ہیں۔ عوام کے قبضہ میں چلی گئی۔ لہذا جہاں تک ان مبینہ رستوں کا تعلق ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی پوزیشن مستحکم ہے۔ کیونکہ یہ بات ثابت نہیں ہو سکی۔ کہ کوئی شارع عام یا سڑکیں اس رقبہ پر سے گزرتی تھیں۔ نیز یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ انجمن نے اس رقبہ کا احاطہ کرتے وقت اس کے چاروں طرف پچاس پچاس فٹ چوڑی سڑکیں چھوڑ دی ہیں۔ جس کے لئے وہ مجبور نہ تھی۔ قصبہ کی کسی جانب سے بھی کوئی آمد و رفت بند نہیں کی گئی۔ صرف یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ رقبہ کے مالکین نے لوگوں کو اس میں سے گزرنے کی اجازت دینے کی بجائے راستوں کو اس کی حدود کے چاروں طرف منتقل کر دیا۔ اور یہ ایک فعل ہے۔ جس کے لئے قادیان کی پبلک کو بجائے اس کے کہ رقبہ کے اوپر سے گزرنے کے حق کو قائم کرنے کی کوشش کرتی۔ انجمن کا شکر گزار ہونا چاہیئے تھا۔

جہاں تک دوسرے امر کا تعلق ہے۔ کہ اس رقبہ کا کچھ حصہ پبلک کے مقبوضہ چھپڑوں کے حصہ میں شامل ہے میں نے اس نقشہ کی مصدقہ نقل کا ملاحظہ کیا ہے۔ جس میں ان چھپڑوں کو جو عدالت دیوانی کے فیصلہ کی بناء پر تھے۔ ظاہر کیا گیا ہے۔ مدعیان زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ بندوبست ۱۸۶۵ء کے پرانے خسرہ نمبر ۲۴۰۹ میں سے زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑہ جس کا رقبہ چند مرلوں سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور جو خاکہ منسلکہ فیصلہ عدالت دیوانی پر نمبر ۱ کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ موجودہ متنازعہ فیہ دیواروں کے ایک کونہ نے اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ مدعا علیہم نے اس کی تردید کی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پرانے خسرہ نمبر ۱ کا کوئی حصہ دیواروں کے اندر شامل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں۔ پڑنا میرا کام نہیں۔ کیونکہ عدالت دیوانی کے فیصلہ کے اجراء کے لئے ایک درخواست لالہ ایشرداس سب جج گورداسپور کی عدالت میں جس میں براہ راست خسرہ نمبر ۲۴۰۹ کے ایک حصہ کے غاصبانہ قبضہ کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ زیر بحث ہے۔ (ملاحظہ ہو مدعا علیہم کی طرف سے پیش کردہ درخواست اجراء کی مصدقہ نقل جو ۱۷ جون ۱۹۳۶ء کو داخل کی گئی۔) اور یہ ایک امر ہے جس سے وکیل مدعیان نے بھی انکار نہیں کیا۔ اگر عدالت دیوانی یہ فیصلہ کر دے۔ کہ اس مقام پر کوئی معمولی سا غاصبانہ قبضہ کیا گیا ہے۔ تو اس عدالت کو کافی اختیار حاصل ہوگا۔ کہ اس قبضہ کو از روئے قانون ہٹا دے۔ اور اگر عدالت یہ فیصلہ کرے۔ کہ وہاں کوئی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا گیا۔ تو پھر کوئی مزید سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ معاملہ پہلے ہی عدالت دیوانی کے سامنے ہے۔ اس لئے میرے لئے اس میں جانا غیر ضروری ہے۔

مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر میں زیر دفعہ ۱۳۹ (۲) سب سیکشن (۲) ضابطہ فوجداری مزید کارروائی کو بند کرتا ہوں۔ چونکہ میں نے یہ اطمینان کر لیا ہے کہ مدعا علیہم نے رقبہ پر پبلک کے کسی حق کے استرداد کے لئے قابل اعتماد شہادت پیش کی ہے۔ اس لئے میں کسی عدالت دیوانی کی طرف سے پبلک کے کسی قسم کے حق کی موجودگی کے معاملہ کے فیصلہ تک کارروائی کو بند کرتا ہوں۔

۲۳ دسمبر ۱۹۳۶ء

(دستخط) جسونت سنگھ اپل
مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ

احباب جماعت لاہور ابھی تک کیوں خاموش ہیں؟

اخبار الفضل کی ترقی کے متعلق حال ہی میں کئی دوستوں کے مضامین نکل چکے ہیں۔ میری نظر سب سے پہلے جماعت لاہور کی طرف تھی کہ وہاں سے کیا آواز اٹھتی ہے۔ کیونکہ جو کوشش معزز احباب لاہور الفضل کی ترقی کے لئے کر سکتے ہیں وہ اور جماعتیں ابھی نہیں کر سکتیں۔ خدا کے فضل سے جماعت لاہور ایک بہت پرانی اور بہت بڑی جماعت ہے پنجاب کا دارالسلطنت ہونے کی وجہ سے ایک مرکزی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اخبارات کا بھی مرکز ہے۔ اور بڑی آسانی سے جلد ہی خبریں حاصل کر کے شائع کی جا سکتی ہیں۔ حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور کو اپنا دوسرا وطن فرما چکے ہیں۔ اور جماعت کو تبلیغی چستی کے لئے متوجہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ لاہور میں تبلیغی سرگرمیوں اور کوششوں کا اثر سارے پنجاب پر پڑتا ہے۔ وہاں کئی ہزار طالب علم تمام پنجاب کے اضلاع سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے جماعت لاہور نے اس بارے میں بہت کچھ کام بھی کیا ہے۔ اکثر تبلیغی ٹریکٹ شائع بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اخبار الفضل کی اشاعت کے لئے کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ میرے خیال میں ٹریکٹ مفت شائع کرنے کے ساتھ ہی یہ کوشش بھی کی جائے۔ کہ اخبار الفضل اصل لاگت پر یا اس سے بھی کم قیمت پر فروخت کیا جائے۔ یہ بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ پریس کی مضبوطی ایک ٹھوس تبلیغی کام ہے۔ اخبار "الفضل" میں مضامین تبلیغی ہر قسم کے نکلتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی کمی ہو تو وہ پوری کی جا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام تزکیہ نفوس کے لئے روزانہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین کے خطبات جمعہ اور دیگر مضامین اور ضروری نصائح اسی میں شائع ہوتے ہیں۔ دیگر بزرگان ملت کے ضروری مضامین بھی اسی میں شائع ہوتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور تبلیغ کا کیا سامان چاہیئے۔ خدا وہ دن جلد لاتے۔ کہ اخبار "الفضل" روزانہ قادیان کے علاوہ، لاہور۔ دہلی۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس۔ حیدر آباد دکن وغیرہ وغیرہ مقامات سے شائع ہوں جن میں مضامین ایک ہی ہوں۔ مگر تازہ ترین خبریں لے کر اس کے ایڈیشن ہر جگہ سے شائع ہوں۔ جماعت لاہور اس بارے میں سب سے پہلے کارروائی کر سکتی ہے۔ مگر دیکھیں یہ سہرا پہلے کس جماعت کے سر بندھتا ہے۔

بعض احباب شاید تعجب سے پڑھیں کہ یہ دوسرا تیسرا ایڈیشن مختلف مقامات سے کیا معنی رکھتا ہے۔ اس خاکسار کا تجربہ ہے۔ بلکہ احباب بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اخبارات کا آپس میں مقابلہ ہے جو اخبار ایسے وقت میں

217

چھپتا ہے کہ صبح ہوتے ہی تمام ملک میں پھیل جائے۔ وہی سب سے زیادہ اشاعت رکھتا ہے۔ بلکہ اس کا مقابلہ یہاں تک ہے کہ جو ایجنٹ سب سے پہلے اخبار فروخت کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ دنیا کے حالات کو معلوم کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ جب بھی دو دوست آپس میں ملتے ہیں۔ ایک دوسرے سے یہ پوچھتے ہیں کہ کوئی تازہ خبر سنائیے۔

اگر اخبار الفضل کے ایجنٹ دنیا کی تازہ ترین خبریں سب سے پہلے اور سب سے سستی شائع کر سکیں۔ تو ساتھ ہی ہمارے تبلیغی مضامین بھی لوگ آسانی کے ساتھ پڑھ سکیں گے۔ خواہ اخبار الفضل کو ہمیں دو پیسہ بلکہ ایک ایک پیسہ کو ہی فروخت کرنا پڑے۔ تب بھی ہمیں یہ تبلیغ اس بھاؤ کچھ مہنگی نہیں پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار:۔ غلام حسنین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

چندہ تحریک جدید کے پہلے اور دوسرے سال کے بقائے جلد ادا کئے جائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کی پہلے اور دوسرے سال کی مالی قربانی پر جن مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے اخلاص کا ثبوت [illegible] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا ان کے خطوط کے خلاصے اخبار کے صفحات برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہر دوست نے اپنے اخلاص کو شاندار رنگ میں پیش کیا ہے۔ اور پہلے اور دوسرے سال کے وعدوں میں سے اکثر حصہ احباب کا اپنے وعدوں کو وقت کے اندر پورا کر چکا ہے۔ چنانچہ جہاں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست حضور کے پیش کرتے ہوئے ایسے مخلصین کے لئے دفتر تحریک جدید دعا کی درخواست پیش کرتا رہا ہے۔ وہاں ایسے مخلصین کی فہرست اخبار میں بھی شائع ہوتی رہی ہے۔ تا احباب اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ مگر باوجود اس کے ابھی پہلے اور دوسرے مالی سال کے وعدوں میں سے دس فی صدی رقم واجب الادا ہے۔ حالانکہ احباب نے جس اخلاص اور محبت سے وعدے پیش کئے تھے۔ ان کے پیش نظر سو فیصدی وصولی میں کسی شک کی گنجائش نہیں تھی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دوستوں کو اجازت دی ہوئی ہے۔ کہ اگر کسی کے ذرائع آمد بند ہو جائیں۔ یا کسی پر ناگہانی ایسی آفت پڑے جس کی وجہ سے وعدے کو پورا کرنے کے قابل نہ رہے۔ یا غیر معمولی طور پر کسی وجہ سے اس کے اخراجات بڑھ جائیں یا اور خاص وجوہ سے وعدے کے پورا کرنے کے قابل نہ رہے۔ تو ایسی صورت میں وعدہ کرنے والے کو چاہیئے۔ کہ وہ دفتر تحریک جدید سے معافی حاصل کرے۔ اگر کوئی شخص معافی نہیں لیتا۔ لیکن رقم اس کے ذمے رہتی ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس نے اپنا جو وعدہ نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اسے پورا کرنے کا وہ واقعی ارادہ رکھتا ہے۔ پس چونکہ تحریک جدید میں دو ہی صورتیں ہیں۔ کہ وعدہ پیش کرنے والے احباب اپنا وعدہ پورا کر دیں یا معافی لے لیں اس لئے جن دوستوں نے نہ معافی لی ہے۔ نہ مزید مہلت حاصل کی ہے۔ ان کی نسبت یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنا بقایا ضرور ادا کریں گے۔ اگر یہ عہد پورا نہ کیا گیا تو اس سے گناہ لازم آئے گا۔ اس لئے ایسے دوستوں کی خدمت میں جنہوں نے پہلے اور دوسرے سال کے وعدے کا ایفا نہیں کیا۔ یا کسی کے وعدے میں سے کچھ بقایا ہے۔ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے اور دوسرے سال کی موعودہ رقم کی ہلکی سی قسط مقرر کر لیں۔ جسے وہ آسانی سے ادا کر سکیں اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس سے ان کو ذاتی اخراجات میں کچھ تکلیف ہوگی۔ مگر یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر کام محنت اور مشقت چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں بھی جب تک اپنے اوپر محنت اور مشقت وارد نہ کی جائے۔ اس وقت تک انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس پہلے اور دوسرے سال کے وعدے پورے کرنے والے دوست اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

سندھ میں چند منشیوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کی خرید کردہ اراضیات میں چند منشیوں کی ضرورت ہے لہٰذا ایسے اصحاب جو محنتی ہوں۔ اور دن اور رات کا امتیاز اڑا کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور زمیندارہ بود و باش کو برداشت کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد بنام انچارج تحریک جدید قادیان ارسال کر دیں۔ ابتدائی تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار ہوگی۔

جملہ درخواستیں یکم مارچ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۷۲۴ میں فتح محمد ضیاء ولد شیخ صوبے شاہ صاحب شیخ قوم شیخ قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن قصبہ رائیکوٹ ڈاکخانہ خاص تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ میرے ماہوار وظیفہ پر ہے جو بمبلغ لعہ روپیہ ماہوار مجھے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا۔ اگر میں اس میں اضافہ کرنا چاہونگا۔ تو باقاعدہ اس کی اطلاع دونگا میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۵ھ

العبد:۔ فتح محمد ضیاء قریشی بقلم خود

گواہ شد:۔ قاضی فتح محمد تاجر کتب رائیکوٹ ضلع لدھیانہ

گواہ شد:۔ حکیم نواب خان رائیکوٹ بقلم خود۔

نمبر ۴۷۰۶ میں ننھے خان (کرامت اللہ) ولد منشی نوازش علی صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن انبالہ شہر ڈاکخانہ انبالہ تحصیل انبالہ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

(۱) میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۸۷/- روپیہ کا نواں حصہ مبلغ ۹/۱۱ روپیہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔

(۲) ایک مکان دو منزلہ واقع محلہ خلوت انبالہ شہر قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ

(۳) نقدرو پیہ ۵۲۰/- (قادیان دارالامان میں مکان تعمیر کرانے کے لئے) یعنی کل جائیداد ۲۵۲۰/- روپیہ کا نواں حصہ ۱/۹ مبلغ ۲۸۰/- روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ اپنی زندگی میں ادا کردوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو اس کے ادا کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار ننھے خان (کرامت اللہ) عفی عنہ

گواہ شد۔ عبدالغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر

گواہ شد۔ شیخ عبداللہ ولد الٰہی بخش کارخانہ کس

نمبر ۴۷۰۵ میں عبدالغفور خان کڑک ولد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال زنجبار ملک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۷۰ شلنگ (دوسو ستر شلنگ) ماہوار ہے۔ میں ماہوار آمد کا تازیست ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو بھی کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالغفور خان کڑک احمدی ۲۸ دسمبر ۳۶ء

گواہ شد۔ عبدالغنی خان کڑک احمدی والد موصی

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد احمدی بقلم خود احمدیہ مشنری۔

گواہ شد۔ عبدالسبوح کڑک برادر موصی

نمبر ۴۷۲۲ میں محمد فضل داد ولد چوہدری محمد اللہ داد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر قریباً ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ میری تنخواہ ماہوار اس وقت مبلغ ستاٹھ روپیہ ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ ماہوار داخل خزانہ انجمن احمدیہ کراتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد فضل داد عفی عنہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

گواہ شد۔ رمضان علی احمدی کارکن نظارت امور عامہ دارالامان بقلم خود۔ ۱۱/۱/۳۷

گواہ شد:۔ رشید احمد ارشد ساکن محلہ دارالرحمت قادیان دارالامان۔ ۱۱/۱/۳۷

نمبر ۴۷۲۵ میں سبحان علی ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ کتب عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۳ء ساکن قادیان محلہ دارالسعتہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان پختہ جو ایک کوٹھری اور ایک باورچی خانہ پر مشتمل ہے۔ اور جو سوا آٹھ مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے۔ اور جس کی مالیت اندازاً چار صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اوسطاً ۱۵/- پندرہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی ایسی رقم یا کوئی ایسی جائیداد کی قیمت کے طور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط

العبد:۔ سبحان علی بقلم خود ساکن محلہ دارالسعتہ قادیان ۱۵ جنوری ۳۷ء

گواہ شد:۔ چراغ الدین بقلم خود محلہ دارالسعتہ قادیان

گواہ شد:۔ رمضان علی ساکنہ محلہ دارالسعتہ قادیان بقلم خود۔ ۱۵/۱/۳۷

نمبر ۴۷۲۳ میں آمنہ بیگم زوجہ منشی رمضان علی قوم راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۵ء ساکن دارالسعتہ قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) اس وقت میری جائداد از قسم مہر وغیرہ کی مجموعی مالیت اندازاً ایک صد روپیہ ہے۔

(۴) اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی آمد مجھے کبھی ہو۔ تو اس کی نسبت بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس کا دسواں (۱/۱۰) حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کیا کروں گی فقط والسلام

العبد:۔ آمنہ بیگم زوجہ منشی رمضان علی کارکن نظارت امور عامہ قادیان دارالامان نشان انگوٹھا ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء

گواہ شد:۔ رمضان علی محلہ دارالسعتہ بقلم خود قادیان دارالامان

گواہ شد:۔ چراغ الدین سکنہ محلہ دارالسعتہ قادیان دارالامان بقلم خود۔

خریداران "الفضل" سے

ضروری گذارش

جن دوستوں نے میرے ذریعے اخبار الفضل اپنے نام پر جاری کرا کر چندہ جلسہ سالانہ پر ادا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ان میں سے بعض دوستوں نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اب اس اعلان کے ذریعہ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنا حساب صاف کر دیں۔ اور جتنا روپیہ بابت چندہ الفضل ان کے ذمہ رہتا ہے۔ وہ منیجر صاحب الفضل کو بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ تاکہ آئندہ بھی ان کی طرف سے چندہ الفضل کی ادائیگی میں کچھ دیر ہو جائے تو دفتر کو کچھ تردد نہ ہوگا۔

اس طرح جن دوستوں کا چندہ اب ختم ہو رہا ہے۔ یا ہو چکا ہے۔ وہ مہربانی فرما کر چندہ پیشگی ارسال فرماویں۔ پس دونوں قسم کے احباب اس اعلان کو پڑھ کر ضرور اپنے فرائض کی ادائیگی کا فکر کریں۔ اگر کسی صاحب نے چندہ کی ادائیگی میں کچھ مہلت لینی ہو۔ تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دی جائے۔ تاکہ بشرط ضرورت منیجر صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کیا جائے ۲۵ فروری تک اس اعلان کے نتیجہ کو دیکھ کر وی۔ پی۔ بھیجے جائیں گے۔ جن کا خرچ وصولی یا عدم وصولی کی صورت میں خریدار کے ذمہ ہوگا لہٰذا اطلاعاً عرض ہے۔

محمد ممتاز صحرائی نمائندہ الفضل۔ براستہ لالو والی بنگلہ۔ ضلع سرگودھا۔

اشتہار ریاست جودھپور (مارواڑ)
میلہ مویشی بمقام ناگور ریاست ہذا موسومہ میلہ رام دیو جی
ماگھ سدی ۱۲ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء لغایت پھاگن بدی ۵ مطابق ۲ مارچ ۱۹۳۷ء
ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ جات دہلی۔ پنجاب۔ یوپی۔ اور راجپوتانہ کے کاشتکاران کی سہولت کی غرض سے ایک میلہ مویشی بمقام ناگور منعقد کیا گیا ہے۔ ناگور کا پرگنہ بیل کی نسل کے واسطے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ اور کاشتکاروں کو اعلےٰ قسم کی نسل کا بیل و اونٹ اس میلہ میں بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔
ناگور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور ریلوے کی طرف سے گاڑی میں بیل چڑھانے کا معقول انتظام کیا جاوے گا۔ پانی کا تالاب میدان میلہ کے قریب ہے۔ اور عمدہ قسم کا چارہ مقام میلہ پر دستیاب ہو گا۔ بیل پر محصول بجائے تین روپے (سے) کے دو روپے (عہ) اور اونٹ پر بجائے چھ روپے (ستے) کے تین روپے (سے) کر دیا گیا ہے۔
سوداگروں کے ٹھہرنے کے واسطے چھولداری کرایہ پر دی جائے گی۔ چوکی پہرہ و خزانہ کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاوے گا۔
اعلےٰ قسم کے بیل بچھڑوں کے مالکان کو انعام دیا جاوے گا۔
Mohammad Din (Hon'ble Nawab Khan Bahadur) Revenue Minister
Government of Jodhpur
22.12.36.

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۹ر فروری - آج انتخابات کے نتائج کا اعلان کیا گیا - چنانچہ مسلم بیرون شہر مستورات کے حلقہ انتخاب سے بیگم شاہنواز (یونینسٹ) غلام جنت (احرار) کے مقابلہ میں ۱۸۶۱ ووٹ کی اکثریت سے کامیاب ہو گئیں - اندرون شہر سے باجی رشیدہ لطیف (انڈیپنڈنٹ) کامیاب ہوئیں - مردوں کے مسلم حلقہ اندرون شہر سے مسٹر کے ایل گابا لاہور ڈویژن ہندو حلقہ سے ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ تحصیل لاہور (مسلم) سے نواب مظفر خان قزلباش (یونینسٹ) اٹک شمالی مسلم دیہاتی حلقہ سے نواب مظفر خان (یونینسٹ) راولپنڈی تحصیل مسلم دیہاتی حلقہ سے مسٹر محمد یوسف بلیڈر (یونینسٹ) جالندھر مسلم ڈویژن سے ملک برکت علی اور لدھیانہ کے جنوب مشرقی قصباتی مسلم حلقہ سے میاں عبد الحی (یونینسٹ) کامیاب ہوئے ہیں -

لاہور ۹ر فروری - محکمہ اطلاعات پنجاب کا اعلان مظہر ہے - کہ حکومت پنجاب نے موجودہ فصل خریف کے بارہ میں ضلع جھنگ میں ۲۷۸۷۵ روپیہ تک معاملہ زمین کی معافی منظور کی ہے - ضلع لائلپور کی تحصیل ہائے جڑانوالہ اور لائلپور میں فی روپیہ ۶½ آنے کے حساب سے معافیاں منظور کی ہیں - اسی طرح تحصیل ہائے ٹوبہ ٹیک سنگھ اور سمندری میں اور ضلع شیخوپورہ کے حلقہ رکھ برانچ میں ۴ فی روپیہ کمی کر دی ہے - نو آبادی لوئر باری دوآب (ضلع منٹگمری و ملتان) میں موجودہ خریف و ربیع ۱۹۳۷ء کے لئے مالیہ زمین کے مطالبہ میں بیس فی صدی تک خاص معافیاں منظور کی ہیں -

لکھنؤ ۹ر فروری - مسٹر رفیع احمد قدوائی صدر یو پی کانگرس بورڈ نے یہ توقع ظاہر کی ہے - کہ کانگرس یو پی اسمبلی کی ۲۲۸ نشستوں میں ۱۵۳ پر قابض ہو جائے گی - کانگرس اس وقت تک ۳۷ نشستوں پر قابض ہو چکی ہے -

شنگھائی ۹ر فروری - سیانفو کے باغی دستہ نے اطاعت قبول کر لی ہے چنانچہ سرکاری فوج نے لڑائی کے بغیر سیانفو پر قبضہ کر لیا - جنرل یانگو تشین جس نے حال ہی میں اشتراکی فوج سے سمجھوتہ کر کے سیانفو پر قبضہ کر لیا تھا - فرار ہو گیا ہے -

پشاور ۹ر فروری - اس وقت تک صوبہ سرحد میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے - انڈیپنڈنٹ مسلم ۸ کانگرس ۵ ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی ۴ - انڈیپنڈنٹ ہندو ایک - معلوم ہوا ہے - کہ صوبہ سرحد میں کسی ایک پارٹی کے برسر اقتدار آنے کا امکان نہیں - بلکہ وہاں مشترکہ وزارت قائم ہوگی -

نئی دہلی ۹ر فروری - سر این این سرکار نے قانون توہین عدالت مجریہ ۱۹۲۶ء کی ترمیم کے متعلق اپنا بل پیش کیا - ترمیم کا مطلب اس امر کی وضاحت ہے - کہ توہین عدالت کے الزام میں ہائی کورٹ اور اس کی ماتحت عدالتیں زیادہ سے زیادہ چھ مہینے قید کی سزا دے سکتی ہے - یہ بل منظور ہو گیا - اس کے بعد لاء ممبر نے ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء میں ترمیم پیش کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا - کہ غیر ملکی فیصلوں کے اجراء کے لئے اس جگہ کوئی قانون موجود نہیں ہے - اس بل کا مقصد یہ ہے - کہ غیر ملکی فیصلوں کو یہاں قابل اجراء قرار دیا جائے - مسٹر ایف ایم جیمز نے ایک ترمیم پیش کی - جو بالاتفاق منظور کر لی گئی - سر ہنری کریک نے تجویز پیش کی - کہ مجلس منتخبہ کی رپورٹ کے مطابق تعزیرات ہند کے ترمیمی بل پر غور و فکر کیا جائے - مجلس منتخب نے بل کے ذریعہ یہ ترمیم کی ہے - کہ تنخواہ کے پہلے ۱۰۰ روپے اور بقیہ تنخواہ کا نصف حصہ قرقی سے محفوظ رکھا جائے - ہاؤس نے سر ہنری کریک کی تجویز منظور کر لی - اس کے بعد اس پر بحث ہوئی - چنانچہ بل بعض ترمیموں کے ساتھ منظور کر لیا گیا - آج انکم ٹیکس کے قانون میں ترمیم کی تجویز بھی اسمبلی میں منظور ہو گئی -

جبل الطارق ۹ر فروری - ایک انگریز کا چشم دید بیان ہے - کہ بجشنبہ کے روز کینڈز پر تین اطالوی جہازوں سے ۱۶ ہزار اطالوی رضاکار اترے - اس کا بیان ہے - کہ بجشنبہ کے دن ہی میں نے دو اطالوی جہازوں سے ۶ ہزار کے قریب اطالویوں کو اترتے دیکھا -

جبل الطارق ۹ر فروری - کل سہ پہر کو اعلان کیا گیا - کہ ملاغہ پر باغیوں کا مکمل قبضہ ہو گیا ہے - اور ان کے بحری بیڑہ کا ایک حصہ بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے - باغیوں کے تمام ریڈیو سٹیشنوں سے یہ خبر سنائی گئی ہے - کہ ہم نہایت معمولی مزاحمت کے ساتھ ملاغہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں -

ماسکو ۹ر فروری - روس کی موجودہ حکومت کے مخالفین کے خلاف ایک اور مقدمہ کی تیاری ہو رہی ہے - جس میں ٹراٹسکی کے تمام حامیوں کو پھنسانے کی کوشش کی جائے گی - تاکہ روس کی سیاسی فضا مخالف عنصر سے بالکل پاک ہو جائے -

وی آنا ۹ر فروری - کل شہزادی رائل اور ارل آف ہیر ووڈ یہاں وارد ہوئے - تاکہ ڈیوک آف ونڈسر سے ملاقات کریں جب سے ڈیوک آف ونڈسر انگلستان سے رخصت ہوئے ہیں شہزادی رائل خاندان کی پہلی رکن ہیں - جو ان کی ملاقات کے لئے آئی ہیں - ڈیوک آف ونڈسر استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے - دونوں بھائی بہن فرط محبت میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے -

واشنگٹن ۹ر فروری - آج امریکن کانگرس کا ایک غیر معمولی اجلاس سیلاب زدگان امریکہ کی حالت پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۹۸۰ ملین ڈالر وقف کئے جائیں -

دہلی ۹ر فروری - اخبار "ریاست" دہلی لکھتا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے سیاسی اثر و نفوذ کے پیش نظر حکومت ہند ان کی سرگرمیوں پر پابندی عاید کرنے والی ہے - ان کی انتخابی تقریروں کے قابل اعتراض فقرات کی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں - اور افواہ ہے - کہ مارچ میں انہیں گرفتار کر کے برما کے کسی شہر میں نظربند کر دیا جائے گا -

دہلی ۹ر فروری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو لکھا ہے - کہ اگرچہ اس سال ہندوستان میں شاہی دربار منعقد نہیں ہوگا - لیکن جب جشن تاج پوشی لندن میں منایا جائیگا - تو اس وقت ہندوستان میں بھی شاندار جشن منائے جانے چاہئیں -

امرتسر ۹ر فروری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۳ آنے سے ۴ روپے ۹ آنے تک - نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی کپاس ۹ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے سوا دیسی ۳۶ روپے ۱ آنہ ۶ پائی - چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے -

ناگپور ۹ر فروری - نمائندگان اخبارات اور سی پی گورنمنٹ کے چیف سکرٹری کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی - اور تقریباً ۴ گھنٹے تک جاری رہی - معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی - کہ اخبارات کی کیا کیا ضروریات ہیں - اور حکومت کس طرح ان کے کام میں انہیں امداد پہنچا سکتی ہے - چیف سکرٹری نے نمائندگان کو یقین دلایا - کہ انہیں اس قسم کی اطلاعات پہنچانے کے لئے جو پبلک سے دلچسپی رکھتی ہونگی - ہر ممکن کی کوشش کی جائے گی - معلوم ہوا ہے - کہ اس قسم کی کانفرنس آئندہ بھی ۶ ماہ کے اندر ایک بار ہوا کرے گی -

۱۶
روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
نمبر ۳۵ جلد ۲۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah
نارتھ ویسٹرن ریلوے
ترقی کرنے والی تجارتی فرمیں اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریلوے سٹیشنوں پر اشتہارات کے لئے جگہ کے ٹھیکے لے رہی ہیں۔ رجسٹرڈ ادویہ پیٹنٹ اغذیہ گھروں میں روزانہ استعمال کی اشیاء وغیرہ وغیرہ کو نمایاں طور پر عام لوگوں کے نوٹس میں لانے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لمبے عرصہ کیلئے ٹھیکہ جات رعایتی اجرتوں پر کئے جاتے ہیں۔
تفصیلات معلوم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔
چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور
زکام کھانسی دمہ خشک و تر
یہ موذی امراض جو برسوں انسان کو گھن کی طرح کھاتی رہتی ہیں اور اگرچہ دب جاویں مگر جڑ نہیں چھوڑتیں۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے واسطے کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے بہت تجربوں کے بعد مندرجہ ذیل ادویات کو تیار کیا ہے۔ جو ہزاروں کو صحتیاب کر چکی ہیں!
گولی کھانسی
نئی کھانسی کے واسطے جبکہ دمہ خشک ہو اور گلے میں خراش ہو اکسیر ہے
قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ
نمونہ ۴ر
کف کیتورس
نزلہ و زکام جنیا ہوا کھانسی بلغمی کے واسطے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر
گولی کھانسی وشنی
نئی کھانسی کے واسطے جبکہ وہ تر ہو
قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۴ر
مرسپ
دمہ خشک و تر نئے یا پرانے یا کھانسی کو مفید ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ
صدفری
پرانی کھانسی ہر قسم کو مفید ہے۔ اگر کچھ ذرا سی حرارت بھی رہتی ہو وہ بھی دور ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے
اکسیر بلدن
یہ معتدل دوائی ہے۔ بلغمی خشک یا دونو قسم کی کھانسی یا دمہ کو بیخ و بن سے اکھیڑتی ہے۔ آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے مگر مستقل اور طاقت جسم کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے تپدق تک کی کھانسی کو بھی مفید ہے۔ ایک صحت یافتہ مریض نے لکھا کہ آپ گناہ کرتے ہیں جو زیادہ اشتہار اس دوا کا نہیں دیتے بچوں سے لیکر بوڑھے تک کو دیجاتی ہے ہر موسم اور مزاج کے موافق آجاتی ہے قیمت ۱۲ر نصف شیشی ۱۲ر
میستو
کھانسی نئی و پرانی کو مفید ہے۔ خاصکر جبکہ بھوک کم لگتی ہو جسم کمزور رہتا ہو وہ موجود ہو قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸ر)
جیا گنڈکا
یہ دوائی بلغمی دمہ یا پرانی کھانسی کے واسطے ہے خاصکر جبکہ قبض ساتھ ہو۔ ۴۰ سال کی عمر کے بعد تو اکسیر ہے۔ یہ گولیاں گولا۔ اپھرن۔ سوء ہضم وغیرہ کو نافع ہیں قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ نمونہ آٹھ آنے ۸ر
راحت
کھانسی۔ دمہ بلغمی و تر دونوں کے واسطے یہ نئی دوائی تیار ہوئی ہے۔ اکثر سات دن کے اندر آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ ۸ر
نوٹ:- امرت دھارا ہر مرض کو اکسیر ہے۔ ان ادویات کے ساتھ بعد از غذا جاری رکھی جائے تو ہضم کو مدد دیتی ہے۔ اور کھانسی وغیرہ سب کو مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر نصف ۱۲ر نمونہ آٹھ آنے
خط وکتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۱۲۵ لاہور
المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون لاہور
امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ
مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا دیں!
عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی